فضائلِ رمضان

تحریر

محمد شوکت قادری

ناشر:

"ادارہ فکر اسلامی"

جیلانی سینٹر M-176 نزد میری ویدر ٹاور محمد علی جناح روڈ، کراچی۔

موبائل: 0300-2753922

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○
الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین

اللہ تعالیٰ کا کروڑہا کروڑ شکر ہے کہ اس مالک کون ومکاں نے ایک مرتبہ پھر رمضان کا مقدس مہینہ نصیب کیا۔ یہ وہ مقدس اور متبرک مہینہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ازلی برکتوں اور ابدی کرامتوں سے نوازا۔ جس کی ہر گھڑی رحمت بھری اور جس کا ہر لحہ رفعتوں سے مالا مال ہے۔ یہی وہ مقدس مہینہ ہے کہ جس میں انبیاء کرام پر آسمانی صحیفے نازل ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسی ماہ کی پہلی تاریخ کو صحیفے عطا ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات ۶ رمضان کو عطا کی گئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو آٹھ رمضان کو زبور عطا کی گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو 13 رمضان المبارک کو انجیل مرحمت فرمائی گئی۔ اور قرآن مجید بھی اسی مقدس مہینے میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

وہ قرآن جو کسی خاص قوم یا کسی خاص ملک کے لئے نہیں بلکہ تمام اولاد آدم کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اس مقدس کلام کی ہدایت کی روشنی اتنی کھلی اور واضح ہے کہ حق وباطل بالکل سورج کی طرح روشن ہو جاتے ہیں۔ جو مہینہ اتنی بڑی نعمت سے سرفراز کیا گیا ہو وہ ماہ یقیناً اس قابل ہے کہ اس کی ہر ہر گھڑی اور ہر ہر لحہ کو اپنے مالک حقیقی کی شکر گزاری میں صرف کر دیا جائے۔ اس نعمت کی شکر گزاری کی بہترین صورت یہی ہے کہ دن کو روزہ رکھا جائے اور شب قیام وبیداری میں گزاری جائے۔ خود سرکار دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انسانی آبادی سے دور مادی ضروریات سے کنارہ کش ہو کر اور بھوکے پیاسے رہ کر غار حرا میں شب بیداری کرتے۔ اس ماہ میں عبادت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی آغوش رحمت میں لے لیتا ہے۔ خطائیں معاف اور دعائیں قبول فرماتا ہے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ اس ماہ مقدس میں راتوں کو ذکر الٰہی سے زندہ کرتے اور اپنے اہل وعیال کو بھی عبادت کے لئے

جگاتے۔ اس ماہ مقدس میں شب بیداری کی عظمت کا اندازہ اس بات سے بھی بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالٰی اپنے مخصوص فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور اس کے مشارق او مغارب کا چکر لگاؤ۔ جہاں کہیں میرے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی امتی میرے ذکر کی شمع روشن کر کے بیٹھا ہے اس کے پاس پہنچو اور اس کو ہماری طرف سے نوید رحمت سنادو اس سے مصافحہ کرو اور اس کے لئے مغفرت کی دعائیں مانگو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

"جب رمضان المبارک آتا ہے تو آسمان کے دروازے اور رحمت و جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اور ایک منادی پکارتا ہے اے طالب خیر' آگے بڑھ یعنی اور زیادہ نیکیاں کر۔ اور اے طالب شر رک جا یعنی گناہوں سے باز رہ۔ اور ساٹھ ہزار گناہگاروں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے اور یہ معاملہ تمام رمضان میں ہر رات ہوتا ہے اور عید کے روز سارے مہینے کے برابر گناہگاروں کی بخشش ہوتی ہے" (بخاری شریف' مسلم شریف)

قرآن مجید میں اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے۔ "اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے کہ اگلوں پر فرض ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے" (پ 2۔ ع 7)

روزے رکھنا وہ قدیم عبادت ہے جسے سابقہ امتیں بھی رکھا کرتی تھیں۔ شروع میں صرف عاشورہ کے دن کا روزہ فرض ہوا پھر یہ منسوخ ہوا پھر ہر مہینے کی چاند کی تیرھویں' چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے روزے فرض کئے گئے پھر یہ بھی منسوخ ہوئے۔ آخر کار ماہ رمضان میں روزے قیامت تک کے لئے مسلمانوں پر فرض کر دیئے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازے کا نام "ریان" ہے اس دروازے سے وہی جائیں گے جو روزہ رکھتے ہیں۔ انیس الواعظین میں ہے کہ "روزہ سپر ہے دوزخ سے' یعنی جس طرح سپر (ڈھال) تلوار کو روکتی ہے اسی طرح روزہ دوزخ کی آگ سے روکتا ہے۔ قیامت میں جب دوزخ

گنہگار پر حملہ آور ہوگی تو حکم ہوگا جو لوگ روزہ دار مرے ہیں کہاں ہیں۔ وہ سامنے آئیں گے دوزخ ان کی بو پہچان کر چالیس برس کے فاصلے سے ہٹ جائے گی (دیکھئے انیس الواعظین صفحہ 42)

حدیث پاک میں ہے کہ قیامت کے دن ایک گنہگار دوزخ میں ڈالا جائے گا آگ اس سے بھاگے گی۔ مالک علیہ السلام آگ سے کہیں گے تو اسے کیوں نہیں پکڑتی۔ آگ کہے گی میں اسے کیوں کر پکڑوں اس کے منہ سے روزے کی بو آتی ہے۔ مالک (علیہ السلام) اس گنہگار سے پوچھیں گے تو روزہ دار مرا تھا وہ کہے گا کہ ہاں (انیس الواعظین صفحہ 42)

رمضان کے روزے ہر بالغ اور عاقل مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہیں اور کسی شرعی عذر کے بغیر جان بوجھ کر روزہ ترک کرنا حرام ہے اور روزے کی فرضیت کا انکار کرنا کفر ہے۔ ردالمختار میں ہے کہ جو شخص رمضان المبارک میں بغیر کسی مجبوری کے علی الاعلان کھائے پیئے اس کو قتل کردیا جائے۔ یہاں اس بات کا خیال رہے کہ یہ حکم صرف مسلمان حاکم وقت کے لئے ہے کہ وہ روزہ خوروں کو سزا دے عوام الناس کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ اچھا خاصا تندرست آدمی یا وہ بیمار جس کے تندرست ہونے کی امید ہو کفارہ دے کر روزے سے بری الزمہ نہیں ہو سکتا۔ قضا واجب ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جس نے کسی شرعی مجبوری کے' رمضان کا ایک روزہ بھی ترک کیا وہ نولاکھ برس جہنم کی آگ میں جلتا رہے گا۔

روزے دار کے لئے ضروری ہے کہ وہ صرف کھانے پینے اور مباشرت سے ہی اجتناب نہ کرے بلکہ قول و فعل لین دین اور دیگر معاملات میں بھی پرہیزگاری اختیار کرے۔ گالی گلوچ' جھوٹ' غیبت اور دیگر حرام کاموں سے بچے۔ نمازوں کی پابندی کرے۔ 20 رکعت تراویح باجماعت پڑھے' آج مسلمان روزہ تو رکھ لیتے ہیں لیکن اکثر تراویح ادا نہیں کرتے۔ حالانکہ امام اعظم ابو حنیفہ' امام شافعی' اما احمد بن حنبل اور جمہور علماء رمضان شریف میں وتر کے سوا بیس رکعت تراویح ادا کرتے تھے۔ حضرت

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے علاوہ رمضان میں بیس رکعت پڑھا کرتے تھے۔ (شرح النقایہ ج 1۔ صفحہ 104) حضرت امام بیہقی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے زمانہ میں لوگ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔ (سنن بیہقی ج 2' صفحہ 494' فتح الباری ج 5 صفحہ 157) امام ترمذی فرماتے ہیں "اکثر اہل علم کا مسلک حضرت علی' حضرت عمر اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے مطابق بیس رکعت تراویح ہے۔ (جامع ترمذی صفحہ 139)۔ حضرت علامہ بدر الدین عینی فرماتے ہیں کہ "حضرت عمر کے زمانہ میں لوگ بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے اسی طرح حضرت علی اور حضرت عثمان کے زمانے میں" (عمدۃ القاری ج 7' صفحہ 78)۔ بیس رکعات تراویح پڑھنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حضور سے لے کر صحابہ کرام تک بیس رکعات تراویح ادا کیا کرتے۔ مگر آج مسلمان تراویح جیسی مقدس عبادات کو چھوڑ دیتے ہیں۔ مسلمانو! تراویح ضرور پڑھو اور پوری 20 رکعت پڑھو۔ اگر تراویح باجماعت ادا نہ بھی کی تو اسے تنہا بھی پڑھ سکتے ہیں۔ خوش نصیب ہے وہ مسلمان مرد و عورت جو اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرے اور بد نصیب ہے وہ شخص جو اس رحمت بھرے مہینے میں اللہ کی رحمت سے محروم ہو جائے۔ اگر یہ مہینہ غفلت کی وجہ سے ضائع کردیا تو یہ بہت بڑا خسارہ ہوگا پھر ایسا موقعہ کیا معلوم آئندہ نصیب ہو یا نہ ہو۔ یہی وہ مقدس مہینہ ہے کہ جس میں ایک رات ایسی بھی آتی ہے جس کی ایک شب کی عبادت ہزار ہا مہینے کی عبادت سے افضل ہے۔ اس شب کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ اسے شب قدر کی رات کہا جاتا ہے اور اسے شب بیداری کے ذریعے تلاش کیا جاسکتا ہے۔ یہ شب کتنی برکتوں والی ہے اس کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے جس کو اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے بیان فرمایا واقعہ حسب ذیل ہے۔

بنی اسرائیل میں ایک بہت ہی عبادت گزار شخص رہا کرتا تھا جس کا نام شمعون تھا۔ اس کا شب و روز اس حال میں گزرتا کہ دن بھر روزے رکھتا اور رات بھر

عبادت کرتا اور ایک ہزار مہینے تک اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کفار و مشرکین کے خلاف جہاد کیا۔ اللہ تعالیٰ نے شمعون کو بہت زیادہ قوت عطا کی تھی۔ کفار و مشرکین اس کی غیبی قوت کے سامنے بے بس ہو چکے تھے۔ کفار نے ایک سازش کے تحت اس کی بیوی سے تعلقات قائم کئے اور اسے لالچ دیا کہ ہم تمہیں سونے سے بھرا ہوا ایک طشت دیں گے بشرطیکہ کسی طرح تم اپنے شوہر کو گرفتار کرا دو تاکہ ہم اس سے نجات پالیں۔ بیوی لالچ میں آگئی جب وہ رات کو سویا تو لالچی عورت نے اپنے نیک اور عبادت گزار شوہر کو مضبوط رسیوں سے باندھ دیا۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو رسیوں میں جکڑا ہوا پایا۔ چنانچہ اس نے اپنے جسم کو حرکت دی تو تمام مضبوط رسیاں کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ گئیں۔ بیوی گھبرائی اور چالاکی سے کہنے لگی میں تمہاری طاقت دیکھنا چاہتی تھی۔ شوہر نے کوئی توجہ نہ دی۔ عورت کو ایک مرتبہ پھر موقع ملا اور سوتے میں زنجیروں سے باندھ دیا۔ جیسے ہی اس کی آنکھ کھلی تو زنجیریں توڑ دیں۔ مکار عورت پھر بولی میں تو تمہاری طاقت کا اندازہ کرنا چاہتی تھی۔ شمعون اپنی لالچی عورت کے فریب میں آگیا اور کہنے لگا میری قوت میری زلفوں میں ہے۔ شمعون کی زلفیں بہت لمبی تھیں۔ چالاک عورت نے رات کو سوتے وقت شمعون کے ہاتھ پاؤں زلفوں سے باندھ دیئے جیسے ہی شمعون کی آنکھ کھلی تو اپنی زلفوں کو ہاتھ پاؤں سے بندھا پایا۔ اس نے آزاد ہونے کے لئے بہت زور لگایا مگر ناکام رہا۔ اس طرح لالچی عورت نے اپنے عبادت گزار شوہر کو کفار و مشرکین کے حوالے کر دیا۔ کافروں نے شمعون کو ایک بہت بڑے ستون سے باندھ دیا اور بڑی بے دردی سے اس کے ہاتھ ناک کان کاٹ دیئے۔ شمعون نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اے اللہ مجھے ہمت دے کہ میں آزاد ہو جاؤں اور اس ستون کو توڑ دوں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا قبول ہوئی وہ ستون اپنی جگہ سے ہل گیا اور پوری عمارت کفاروں پر آگری اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے کفاروں کو زمین کے اندر دھنسا دیا۔

اللہ کے پیارے رسول نے جب یہ واقعہ اپنے پیارے صحابہ کرام رضوان اللہ

تعالیٰ اجمعین سے بیان فرمایا تو انہیں شمعون پر بڑا رشک آیا اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ ہماری زندگی تو بہت تھوڑی ہے ہم تو حضرت شمعون کی طرح عبادت نہیں کرسکتے اس طرح بنی اسرائیل ہم سے عبادت میں بڑھ جائیں گے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم غمزدہ ہوگئے۔ آپ کا غمزدہ ہونا تھا کہ حضرت جبرائیل امین حاضر ہوگئے اور تسلی دی اور اللہ تعالیٰ کا پیغام دیا کہ اے پیارے محبوب رنجیدہ کیوں ہوتے ہو ہم نے آپ کی امت کو ہر سال ایک ایسی شب قدر عطا کردی ہے اگر وہ اس رات میں عبادت کریں گے تو ان کی رات کی عبادت شمعون کی ہزار سال کی عبادت سے بھی بڑھ کر ہوگی۔ (خلاصہ حدیث دیکھئے کتاب مکاشفتہ القلوب صفحہ ۶۵۹ حضرت امام غزالی)

مندرجہ بالا ایمان افروز اور سچے واقعے سے شب قدر کی عظمت اور فضیلت کا اندازہ ہوتا ہے۔ بلاشبہ یہ رات بڑی برکتوں والی رات ہے۔ اس رات کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب لیلتہ القدر آتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ہمراہ اترتے ہیں اور جو کھڑے یا بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ ان کے لئے دعا کرتے اور اس کو سلام کرتے ہیں۔ (دیکھئے مکاشف القلوب) اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول نے ارشاد فرمایا شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔

ایک جگہ ارشاد فرمایا جس نے لیلتہ القدر کو شب بیداری کی اور اس رات میں دو رکعت پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی۔ اللہ تعالیٰ اسے معاف کرے گا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں غوطہ لگالیا اور جبرائیل علیہ السلام اپنا پر لگائیں گے اور جس کو حضرت جبرائیل علیہ السلام پر لگائیں گے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (دیکھیے مکاشف القلوب صفحہ ۶۹۱)۔

مذکورہ بالا ارشاد سے شب قدر میں عبادت کرنے کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ حضور کا فرمان ہے کہ میری امت میں جو مرد یا عورت یہ خواہش کرے کہ میری قبر نور کی روشنی سے منور ہو تو اسے چاہیے کہ ماہ رمضان کی شب قدر میں کثرت کے ساتھ

عبادت الٰہی بجا لائے تاکہ ان مبارک اور متبرک راتوں کی عبادت سے اللہ پاک اس کے نامہ اعمال سے برائیاں مٹا کر نیکیوں کا ثواب عطا فرمائے۔

۱) ستائیسویں شب قدر کو بارہ رکعت نماز تین سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قدر ایک ایک مرتبہ 'سورہ اخلاص پندرہ پندرہ' مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ استغفار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کو نبیوں کی عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا۔

۲) ستائیسویں شب کو دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستر دفعہ یہ تسبیح پڑھے۔

استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ

یہ نماز پڑھنے والا اپنے مصلے سے نہ اٹھ پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے والدین کے گناہ معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا اور جب تک تمام بہشتی نعمت اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لے گا اس کو موت نہ آئے گی۔

۳) ستائیسویں شب چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو قدر تین تین دفعہ' سورہ اخلاص پچاس پچاس مرتبہ پڑھے بعد سلام سجدہ میں سر رکھ کر ایک مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔ **سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر** اس کے بعد جو حاجت دنیاوی یا دینوی طلب کرے وہ ان شاء اللہ بارگاہ خداوندی میں قبول ہوگی۔

۴) جو کوئی ستائیسویں شب قدر کو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم نشرح ایک ایک بار سورہ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ بعد سلام کے ستائیس مرتبہ سورہ قدر پڑھے ان شاء اللہ بے شمار عبادت و نماز کا ثواب حاصل ہوگا۔

رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔ اعتکاف کرنا سنت رسول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ ہر رمضان کے آخری

عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "جس نے رمضان المبارک میں دس دن کا اعتکاف کرلیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کئے۔" (دیکھئے بیہقی شریف)

تذکرۃ الواعظین میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور جو شخص رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں صدق و اخلاص کے ساتھ اعتکاف کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی عبادت درج فرمائے گا اور قیامت کے دن اس کو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دے گا۔ (دیکھئے بخاری اور مسلم)

اعتکاف کا طریقہ یہ ہے کہ بیسویں رمضان کو سورج غروب ہونے سے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہوں اور تیسویں رمضان یا عید کا چاند نظر آنے کے بعد مسجد سے باہر نکلے۔ اعتکاف کرنے والا دنیوی باتیں ہرگز نہ کرے۔ قرآن و حدیث کا مطالعہ' درود شریف کی کثرت اور عبادات میں مصروف رہے۔ وضو خانے پر بلا ضرورت نہ جائے اور نہ ہی وہاں سلام و کلام کرے۔ مسجد کی محراب میں داخل نہ ہو کیونکہ وہ حصہ مسجد سے باہر ہوتا ہے۔

مسلمان عورتوں کو بھی چاہئے کہ وہ بھی اعتکاف کیا کریں کیونکہ ازواج مطہرات بھی اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔ (دیکھئے تذکرۃ الواعظین)

شادی شدہ مسلمان عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شوہروں سے اجازت لیکر اعتکاف کریں۔ شامی میں ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کو اعتکاف کرنا جائز نہیں۔ عورتوں کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حیض (ایام ماہواری) اور نفاس سے پاک ہوں۔ کیونکہ اس حالت میں نماز' روزہ' اور تلاوت قرآن حرام ہے۔ اگر کسی عورت نے اعتکاف شروع کیا پھر اعتکاف کے دوران (ماہواری) شروع ہوگئی تو اس کے لئے واجب ہے کہ فوراً اعتکاف ختم کردے اور پاکی حاصل کرنے کے بعد جتنے دن رہے روزہ رکھ کر اس اعتکاف کو پورا کرے۔ اگر رمضان کے دن ابھی باقی ہیں تو رمضان ہی میں

اعتکاف پورا کریں ورنہ رمضان۔کے بعد یہ اعتکاف مکمل کریں۔

عورتوں کیلئے بہتر ہے کہ وہ اعتکاف کیلئے گھر کے اندر ایسی جگہ انتخاب کریں جو پاک و صاف ہو اور گھر والوں کی راہ گزر نہ ہو۔ بلکہ گھر کے کسی اندرونی کونے میں ہو اور اس جگہ کو اعتکاف کے لئے مخصوص کرلیں۔ اگر کوئی جگہ مخصوص نہ کی تو گھر میں اعتکاف نہیں ہوگا۔ بلا ضرورت شرعی اعتکاف کی جگہ سے اٹھ کر چلے جانے سے اعتکاف ختم ہو جاتا ہے۔

عام طور پر مسلمان اس مہینے میں صدقہ و خیرات کثرت سے کرتے ہیں اور زکوۃ بھی کثرت سے ادا کرتے ہیں۔ جس طرح نماز روزہ ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اسی طرح ہر صاحب ثروت مسلمان پر زکوۃ نکالنا بھی فرض ہے۔ زکوۃ اسلام کا فرض رکن ہے۔ زکوۃ کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ جس پر زکوۃ فرض ہو اور وہ زکوۃ ادا نہ کرے وہ فاسق و فاجر اور جہنمی ہے۔ زکوۃ تاخیر سے ادا کرنے والوں کی شریعت مطہرہ میں گواہی معتبر نہیں۔ زکوۃ کو روکے رکھنا غریبوں کے حق پر ڈاکہ ڈالنا ہے۔ کیونکہ زکوۃ غریب نادار اور مستحق مسلمانوں کا حق ہے اور کسی مسلمان کے حق کو روکے رکھنا اخلاقی جرم بھی ہے اور مذہبی جرم بھی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ مال و دولت اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ایک عطیہ ہے۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ جب انسان اس دنیا میں آتا ہے تو خالی ہاتھ آتا ہے۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا پیدا نہیں ہوا جو اپنے ساتھ مال و دولت سمیٹ کر لایا ہو اور جب دنیا سے جاتا ہے تو بالکل تہی دامن ہو کر جاتا ہے اس کا مال سب کا سب یہیں دھرا رہ جاتا ہے۔ زندگی کی ان گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے اور انہیں یہ موقع عطا فرماتا ہے کہ وہ اپنی اس چند روزہ زندگی میں عارضی دولت سے دائمی زندگی کے لئے نیک عمل کرے۔ اپنے جائز اور حلال مال میں سے زکوۃ ادا کرے اور اللہ کی راہ میں وہ مال جو اسے سب سے زیادہ پسند ہے فراخ دلی کے ساتھ قربان کردے اور ایسا مال جو رشوت' چوری' خیانت یا دیگر حرام کاموں سے حاصل کیا گیا ہو اسے ہرگز اللہ کی راہ میں نہ لگائیں۔ ایسے مال کو نہ

اپنے اوپر خرچ کرے اور نہ ہی کسی مسلمان کو دے۔ حرام ذرائع کی آمدنی بظاہر بڑھتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے لوگ لکھ پتی اور کروڑ پتی بن جاتے ہیں مگر ایسا مال جب تباہی پر آتا ہے تو آناً فاناً برباد ہو جاتا ہے۔ صحیح ترقی کا دارومدار حلال کمائی پر ہے۔ دولت مندوں کے پاس ضرورت سے زیادہ دولت غریب اور نادار مسلمانوں کا حق ہے۔ اور اس حق سے انہیں ہرگز محروم نہیں کرنا چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو اس کے مال کو قیامت کے دن گنجا سانپ کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے گا۔۔۔۔۔۔ وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا پھر وہ ان کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں (بخاری شریف) ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ تمہارا خزانہ قیامت کے دن گنجا سانپ بنے گا۔ اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ سانپ اس کو ڈھونڈتا پھرے گا یہاں تک کہ اس کو پالے گا اور اس کی انگلیوں کو لقمہ بنا دے گا (احمد بحوالہ انوار الحدیث صفحہ ۲۵۳)

ایک اور حدیث میں ہے جو۔۔۔۔۔۔ زکوٰۃ کا حق ادا نہ کرے قیامت کے دن۔۔۔۔۔۔ انہیں دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا پھر اس کے پہلو اور اس کی پشت کو داغا جائے گا ۔(مکاشفۃ القلوب صفحہ ۱۷۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے خوشخبری ہے کہ جس پر زکوٰۃ کا عذاب نہیں اور نہ ہی قیامت کے دن کا عذاب اور جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی اللہ تعالیٰ اس سے عذاب قبر اٹھا لے گا اور اس کے لئے بغیر حساب کے جنت واجب کر دے گا اور اسے قیامت کے دن پیاس نہیں لگے گی (مکاشفۃ القلوب صفحہ ۱۷۹)

زکوٰۃ ادا کرنے کیلئے مسلمان کا صاحب نصاب ہونا ضروری ہے اور صاحب نصاب ہر وہ شخص ہے کہ جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر مال کا مالک ہو اور یہ مال اس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہو۔ اور اگر کسی کے پاس ایک تولہ سونا ہے اور اسکی قیمت ساڑھے باون

تولہ چاندی کے برابر آجاتی ہے تو زکوۃ ادا کرنی ہوگی یعنی سونا اور چاندی دونوں کی قیمت جمع کرنے کے بعد ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جاتی ہے تو اس پر زکوۃ واجب ہے۔ اگر کسی کے پاس اتنے روپے ہوں کہ وہ ساڑھے باون تولہ چاندی خرید سکے تو اس روپے پر زکوۃ واجب ہے۔

عام طور پر لوگ اپنی زکوۃ بینکوں میں کٹوا دیتے ہیں جس کی تقسیم اسلامی طریقے پر نہیں کی جاتی۔ لہٰذا بینکوں میں زکوۃ کٹوانا جائز نہیں۔ بہت سے لوگ خدمت خلق کی تنظیموں، فلاحی اداروں اور اپنی پسند کی سیاسی جماعتوں کو زکوۃ ادا کرتے ہیں یا ہر چلتے پھرتے راہ گیر کو زکوۃ ادا کردیتے ہیں انہیں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ زکوۃ ایک فرض رکن ہے اس کی ادائیگی میں غفلت نہیں برتنی چاہئے۔ اس کی ادائیگی صرف اسی صورت میں ممکن ہوگی کہ دیکھے بھالے صحیح العقیدہ سنی مسلمان جو کہ شرعاً فقیر ہو یعنی صاحب نصاب نہ ہو اسے ادا کرے۔ سب سے پہلے اپنے عزیزوں' رشتے داروں کو یہ حق ادا کرے۔ رشتے داروں میں جن سے تم پیدا ہوا ان کو اور تم سے جو پیدا ہیں ان کو زکوۃ ادا نہیں کرسکتے۔ مثلاً بیٹا اپنے باپ کو' دادا کو زکوۃ نہیں دے سکتا اسی طرح باپ اپنے بیٹے کو' دادا اپنے پوتے کو زکوۃ نہیں دے سکتا۔ داماد اپنے ساس سسر کو' اور بہو اپنی ساس سسر کو اسی طرح ساس اپنی بہو اور داماد کو زکوۃ ادا کرسکتے ہیں کیونکہ یہ لوگ نہ تو ان سے پیدا ہیں اور نہ ہی یہ ان سے پیدا ہیں۔ زکوۃ کا روپیہ مردہ کی تجہیز و تکفین یا مسجد اور مدرسے کی تعمیر میں بھی نہیں لگایا جاسکتا (فتاوی عالمگیری جلد اول' مصری صفحہ: ۱۷۶)

مال زکوۃ کا پیسہ اگر مسجد و مدرسہ یا کسی بھی دینی کام میں صرف کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی غریب آدمی کو دے دیں اگر وہ اپنی خوشی سے اس رقم کو مسجد یا مدرسہ میں لگادے تو ثواب دونوں کو ہوگا۔ (بہار شریعت) پس اے مسلمانوں سونا چاندی اور نقد رقم تینوں میں سے کوئی بھی ایک یا تینوں ملا کر مجموعی رقم ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو جاتی ہے تو اس پر زکوۃ واجب ہے۔ زکوۃ کل رقم کا چالیسواں حصہ نکالیں۔

زکوۃ کی رقم حسب ذیل حساب سے نکالیں۔

5000 روپے پر 125 روپے زکوۃ ادا کریں۔
10000 روپے پر 250 روپے زکوۃ ادا کریں۔
25000 روپے پر 625 روپے زکوۃ ادا کریں۔
50000 روپے پر 1250 روپے زکوۃ ادا کریں۔
100000 روپے پر 2500 روپے زکوۃ ادا کریں۔
1000000 روپے پر 25000 روپے زکوۃ ادا کریں۔
10000000 روپے پر 250000 روپے زکوۃ ادا کریں۔
100000000 روپے پر 2500000 روپے زکوۃ ادا کریں۔

اسی طرح صدقہ فطر نکالنا ہر صاحب نصاب پر واجب ہے کہ اپنی اور اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے نکالے۔ صدقہ فطر عید کے دن عید کی نماز ادا کرنے سے پہلے نکال دیا جائے (فتاوی عالمگیری جلد اول 'صفحہ: ۱۸۰)
فطرہ کی رقم بھی ان مسلمانوں کو دی جائے جو صاحب نصاب نہیں۔ الغرض رمضان وہ مقدس اور برکتوں والا مہینہ ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی خصوصی نعمتوں کا نزول ہوتا ہے نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھ جاتا ہے مثلاً جو کوئی کسی مسکین کو صدقہ دے گا تو اس کے لئے اس قدر ثواب ہو گا کہ گویا اس نے دنیا کی تمام چیزیں صدقہ میں دیں (انیس الواعظین صفحہ ۴۸) جو کوئی رمضان میں ایک مرتبہ سبحان اللہ کہے اس کو اس قدر ثواب ملے گا جو غیر رمضان میں ایک لاکھ مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے سے ملتا ہے۔ جو کوئی رمضان میں بھوکے کو کھانا کھلائے گا یا روزہ دار کو افطار کرائے گا تو اس شخص کو اس شخص کے برابر ثواب ملے گا جس نے بقدر پوری زمین کے غیر رمضان میں اللہ کی راہ میں سونا خیرات کیا ہو (انیس الواعظین صفحہ ۵۰ ۔ ۴۹) جو کوئی روزہ دار کو پانی پلائے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک و صاف ہو جائے گا گویا ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (انیس الواعظین صفحہ ۵۰)۔ حضور نے ارشاد فرمایا جو کوئی رمضان کے دن و رات

میں ایک آیت قرآن شریف کی پڑھے گا اللہ اس کو ہر حرف کے بدلے ایک شہید کا ثواب عطا فرمائے گا۔ (انیس الواعظین صفحہ ۵۰)

مسلمانوں کو چاہئے کہ اس مبارک مہینے کا زیادہ سے زیادہ احترام کریں۔ اس کے آنے کی خوشی اور جانے کا غم کریں۔ حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کے آنے کی خوشی اور جانے کا غم کرے اس کے لئے جنت ہے۔ (دیکھئے انیس الواعظین صفحہ ۵۸)

عید کے فضائل

مسلمان سال میں دو عید مناتے ہیں۔ یکم شوال کا دن عید الفطر کا دن ہے۔ اور دس ذوالحجہ کا دن عید الاضحیٰ کا دن ہے۔ یہ دن بڑی عظمت والے ہیں۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے عیدین کی رات یعنی شب عید الفطر اور شب عید الاضحیٰ ثواب کی طلب کے لئے قیام کیا اس دن اس کا دل نہیں مرے گا جس دن لوگوں کے دل مرجائیں گے۔ (دیکھئے ابن ماجہ) عید کے دن خوشی کا اظہار کرنا سنت رسول ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲ ہجری میں پہلی نماز عید الفطر ادا کی اور اس کے بعد کبھی ترک نہیں کی چنانچہ نماز عید کا ادا کرنا سنت موکدہ ہے۔ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدین کی نماز بغیر اذان و اقامت کے پڑھی ہے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار۔ عید الفطر کے دن جب تک آپ کچھ کھا نہیں لیتے عید گاہ کو تشریف نہ لے جاتے۔ عید الاضحیٰ کے دن اس وقت تک کچھ نہ کھاتے جب تک کے نماز نہ پڑھ لیتے (ترمذی، ابن ماجہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے بقر عید کی نماز جلدی پڑھو اور عید الفطر کی نماز دیر سے پڑھو اور لوگوں کو وعظ

سناؤ۔ (مشکوۃ) عید کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو مختلف راستوں سے آتے جاتے تھے۔ وعید کے دن عید الفطر کی نماز ادا کرنے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا سنت رسول ہے۔ نماز عید عید گاہ میں ادا کرنا افضل ہے۔ عید کی نماز کے بعد مصافحہ اور معانقہ کرنا یعنی گلے ملنا مستحب ہے۔ اس لئے کہ اس سے خوشی اور مسرت کا اظہار ہوتا ہے۔

عورتوں کے لئے عیدین کی نماز جائز نہیں۔ اس لئے کہ اس عمل سے مردوں کے ساتھ ملاپ ہوگا۔ عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں۔ نماز دن کی ہو یا رات کی جمعہ کی ہو یا عیدین کی عورت خواہ جوان ہو یا بڑھیا اس کے لئے کسی صورت میں کوئی بھی نماز باجماعت جائز نہیں۔ تنویر الابصار میں ہے اگر عورتیں جماعت کریں تو بھی ناجائز ہے اس لئے کہ عورتوں کی جماعت ناجائز و مکروہ تحریمی ہے۔ در مختار میں ہے اگر عورتیں فرداً" فرداً" نماز پڑھیں تو بھی جائز نہ ہوگی اس لئے کہ عیدین کی نماز کے لئے جماعت شرط ہے ہاں عورتیں اس دن اپنے اپنے گھروں میں فرداً" فرداً" نفلی نماز پڑھیں تو باعث ثواب و برکت ہے عیدین کے دن عید گاہ جاتے وقت راستے میں تکبیر پڑھتے رہنا چاہیے تکبیر یہ ہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔

نماز عید کا طریقہ

دو رکعت واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نیت کرکے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں پھر ثناء پڑھیں پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر تیسری تکبیر میں اللہ اکبر کہہ کر کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور چھوڑ دیں۔ چوتھی تکبیر میں پھر اللہ اکبر کہہ کر کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور ہاتھوں کو باندھ لیں پھر امام سورہ فاتحہ اور قرات کرے گا پھر رکوع سجود کرے اس طرح پہلی رکعت ادا کرے پھر دوسری رکعت میں امام سورہ فاتحہ اور قرات کرے گا۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر تین بار

کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور چوتھی تکبیر میں اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرے پھر سجود کرے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہر مسلمان کو ماہ رمضان کی برکتیں عطا فرمائے اور ہم مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے اور ہر سال پورے روزے رکھنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین

تاریخ اشاعت: 27 شعبان المعظم 1428ھ بمطابق ستمبر 2007ء

عید کا انمول تحفہ

آپ ﷺ کا ارشاد ہے جس نے عید کے دن تین سو بار یہ پڑھا

سبحان اللہ وبحمدہ

پھر اس کا ثواب تمام مسلمانوں کو بخش دیا تو ہر ہر قبر میں ایک ہزار نور داخل ہو گا اور جب یہ آدمی فوت ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل کرے گا۔

(دیکھیے مکاشفت القلوب ص 692)

عشق رسول ﷺ کے لیے کوشاں

کی زیر نگرانی

منصوبہ

اسلامک ریسرچ سینٹر

کا تحفہ

0300-2753422